سوال

بہرہ فرقہ کے لوگ اوران کے عقائداوران سے شادی بیاہ کا حکم

جواب

حمد للہ.

ں :

سوعہ المیسرۃ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے :

تعلی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جوکہ امام مستعلی اوراس کے بعد الآمر اوراس کے بعد اس کے بیٹے طیب کی امامت کے قائل ہیں، اسی لیے انہیں الطیبۃ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاک وہند اوریمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترک کرکے تجارت اختیار کی اورہندوستان پہ

یں (525).

رہ میں دوفرقے ہیں :

1 بہرہ داودیہ : یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اوربرصغیر پاک میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ بمبئی میں رہتا ہے.

نتہی2

ۃ (389/2).

م :

م کے منحرف عقائد پر مشتمل ہے اوریہ باطنی ہیں جوکہ شیعہ فرقہ میں سے ہیں، لیکن ان کا اپنے اماموں کے متعلق غلو رافضی شیعہ سے بھی بڑھ کر ہے، ذیل میں ہم ان کے چند ایک عقائد پیش کرتے ہیں :

1 یہ مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا نہیں کرتے.

قیدہ میں ظاہری طور پر یہ سارے معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے مشابہ ہیں.

3 ان کا باطن کچھ اورہے، یہ نماز توادا کرتے ہیں، لیکن ان کی یہ نماز اپنے امام اسماعیلی کے لیے ہوتی ہے جوطیب بن آمر کی اولاد سے ہے.

نتہی4

ۃ (390/2).

موں کے بارہ میں غلو کرنے کی کئی ایک صورتیں ہیں : اس کو سجدہ بھی کرتے ہیں، اورسب مردوعورت اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ چومتے ہیں، ہم ذیل میں اس سلسلہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے جاری کردہ بعض فتاوی جات ذکر کرتے ہیں :

1 مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

کے بڑے علماء اس پر مصر ہیں کہ ان کی اتباع کی جائے اورجب بھی ان کی زیارت کی جائے توان کے سامنے سجدہ کیا جائے، کیا ایسا کوئی عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے دور میں پایا گیا ہے.

1977/10/6.

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

عبادات کی ان اقسام میں شامل ہوتا ہے جواللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے لیے مخصوص کی ہیں، اوریہ ایک قرب ہے جس کے لیے بندہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کا قرب حاصل کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ں (36).

ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

ء (25).

ایک مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے :

ۃ (37).

وتعالی نے اپنے بندوں کو سورج وچاند کے سامنے سجدہ کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ یہ دونوں تواللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور مخلوق ہیں، اس لیے یہ نہ توسجدہ کے مستحق ہیں، اورنہ ہی کسی اورعبادت کے مستحق ہیں.

وتعالی نے تویہ حکم دیا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی جوکہ ان دونوں یعنی سورج وچاند کو بھی اوردوسری اشیاء کو بھی پیدا کرنے والا ہے صرف اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوں، اس لیے اللہ کے علاوہ کسی اورکو سجدہ کرنا حرام بلکہ یہ شرک کہلاتا ہے، لہذا کسی بھی مخلوق کے سامنے سجدہ کرنا صحیح نہیں.

نکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنس رہے ہو؟ اور روتے نہیں ؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو، اب اللہ کے سامنے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرالنجم (59-62).

بحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی اکیلے کو سجدہ کیا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بیان کرتے ہوئے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ وحدہ کی لیے کریں اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو شریک مت کریں.

کی حالت یہ ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوئی ہے : تو ان کا اپنے بزرگوں اور بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہونا ان کی عبادت ہے اور انہیں الہ بنانا ہے، اور انہیں اللہ کے ساتھ شریک بنانے کے مترادف ہے، یا پھر اللہ کے علاوہ انہیں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں کا اپنے فرقے کے لوگوں کو ایسا کر۔

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان.

شیخ عبداللہ بن قعود.

ء (2/382-383).

ور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

س کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئیں، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے ؟

یٹی کے علماء کا جواب تھا :

ول :

یان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ

م :

مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ وفساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں.

پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زنا کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کا

حمہ اللہ کہتے ہیں : عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا :

ں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے : "میں نے تجھ سے بیعت کر لی" یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بعیت کیا کرتے تھے "میں نے

ق علیہ، یعنی اسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت وعصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی وفتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

"میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا"

سے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہالاحزاب (21).

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان.

شیخ عبداللہ بن قعود.

ء (2/383-385).

یٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

ہ فرقہ کے بڑے عالم کا دعوی ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور متبعین کی نیابت میں روح اور ایمان (یعنی دینی عقائد) کا کلی مالک ہے، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

یٹی کے علماء کا جواب تھا :

اعالم وہ دعوی کرتا ہے جو سوال میں بیان کیا گیا ہے تو اس کا یہ دعوی باطل ہے، چاہے اس کا روح اور ایمان کا مالک ہونے کے دعوی سے مراد یہ ہو کہ ایمان اور روح اس کے ہاتھ میں ہیں وہ اسے جس طرح چاہے پھیر سکتا ہے، اور دلوں کو وہ جس طرح چاہے پھیر کر انہیں ایمان کی ہدایت دے یا پھر انہیں سید

م (125).

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے :

اللہ تعالی جس کو ہدایت دے تو وہ راہ راست پر ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے، تو اس کے لیے آپ کو کوئی راہنما اور کارساز ملنا ناممکن ہے الکھف (17).

علاوہ اس موضوع کی اور بھی بہت آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی دلوں کو ہدایت وگمراہی کی طرف پھیرتا ہے اور کوئی نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بندوں کے دل اللہ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دیتا ہے"

مسلم.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے :

"یا مقلب القلوب، ثبت قلبی علی دینک"

ے دلوں کو پلٹانے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ.

سے ترمذی نے روایت کیا ہے.

س سردار اور بڑے نے روح اور ایمان کا کلی مالک ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ اپنی جماعت اور افراد کے ایمان کا نائب ہے کہ صرف اس کا ایمان ہی کافی ہے اور انہیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہوگا، اور وہ اس طرح عذاب سے بھی نجات حاصل کر لیں گے چاہے وہ

جو کوئی نیکی کرے تو اس کا اجر اس کے لیے ہے، اور جو وہ برائی کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے البقرۃ (286).

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے :

ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے الطور (21).

ایک جگہ اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ باغات وبہشتوں میں بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کرینگے، تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا المدثر (38-42).

ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

جو کوئی بھی برا عمل کریگا اسے اس کی سزا دی جائیگی، اور وہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست نہیں پائیگا اور نہ ہی کوئی مددگار، اور جو کوئی نیک وصالح علم کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا النساء (123-124

رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

اور انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش وسعی کی ہو النجم (39).

ایک جگہ فرمایا :

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہ اٹھائیگا، اور اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو فاطر (18).

ے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا چاہے وہ برا عمل ہو یا اچھا، اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :

اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں الشعراء (214).

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا :

قریش کی جماعت یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تم اپنے آپ کو بچالو میں اللہ سے تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا، اے عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچاسکوں گا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آسکوں گا، اے فاطمہ بنت محمد تم میرے مال سے جو چاہو مانگ لو

فق علیہ.

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان.

شیخ عبداللہ بن قعود.

ء (2/385-387).

ور یہ بھی دریافت کیا گیا :

ہے کہ وہ وقف کردہ املاک کا مالک کلی ہے، اور سب صدقات کا اس سے کوئی حساب وکتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، اسی طرح ان کے بڑے اور بزرگ طاہر سیف الدین طاہر کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے بھی یہی دعوی تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے ؟

یٹی کا جواب تھا :

ں جوہرہ فرقے کے بڑے کا دعوی بیان کیا گیا ہے کہ "وہ سب وقف کردہ املاک کا مالک کلی ہے، اور وہ سب صدقات پر کوئی حساب نہیں دیگا، اور وہ زمین پر اللہ ہے"

عوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں : پہلا دعوی اس لیے باطل ہے کہ :

سی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالک نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالک ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت ا

وی کہ : اس کا محاسبہ نہیں کیا جاسکتا : یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہوگا کہ وہ صدقات وخیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب وسنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے.

وہ زمین میں اللہ ہے : یہ صریحا کفر ہے، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرے وہ طاغوت ہے جو اپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے، اور اس چیز کا بطلان تو ایسا ہے کہ یہ دین کی ضروری معلوم اشیاء میں شامل ہوتی ہیں اور ہر ایک کو اس کا علم ہے.

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان.

نیخ عبداللہ بن قعود.

ء (388-387/2).

یٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے ؟

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

ماف ہیں جو اوپر کئی ایک سوالات میں بیان ہوئے ہیں : تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ارتکاب کردہ شرکیہ اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے برات کا اظہار کرے، بلکہ اسے تو ان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو معبود والہ بنانے سے باز آجانا چاہیے، اور ایسے دعوؤں سے اجتناب کرنا چا

بڑے کے شرک وکفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی گمراہی وضلالت اور کفر وشرک سے باز نہیں آتا اور ان کی نصیحت قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اور اس کے پیروکاروں اور اس طرح کے دوسرے طاغوتوں اور طا

ہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو (103).

ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی توقع رکھتا اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے (21).

ایک مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے :

اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث کیا کہ لوگو صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو (36).

ایک جگہ ارشاد باری تعالی ہے :

اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت سے نوازا اور یہی عقلمند ہیں (17.

ایک مقام پر فرمایا :

تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں اور براءت کا اظہار کرتے ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تک تم اللہ کی وحدانیت

کہ اللہ عزوجل نے فرمایا :

یقینا تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالی بالکل بے نیاز ہے، اور اسی کی حمد وثنا ہے (6).

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان.

نیخ عبداللہ بن قعود.

ء (389-388/2).

آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

قے کے بڑے اور رئیس اور اس کے پیروکاروں کا فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے سوالات میں بیان کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں، اور وہ دین اسلام کے اصول وقواعد پر ایمان نہیں رکھتے، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے راہنمائی لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ لو

شیخ عبدالعزیز بن باز.

عبدالرزاق عفیفی.

عبداللہ بن غدیان .

نیخ عبداللہ بن قعود .

ء (390/2) .

فرقے کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لیے خادم حسین الہی بخش کی کتاب " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں .

م :

یان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہوجاتا ہے کہ : بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ، اوراسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے ، اور یہ فرقہ باطنی ہے جواسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اوراسلامی بنیادوں کو گراتا ہے .

ؤوہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے ، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے , وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں ، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہوگا ، اور آپ کو اس کے کفر وارتداد کا علم ہوجانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا شمار ہ

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

107544